انداز میں لکھے گئے ہیں اور بعض ناقص معلومات فراہم کرتے ہیں۔ مثلاً ڈاکٹر فضل احمد کے مقالہ "برصغیر کے حوالہ سے خدماتِ لغات القرآن کا تحقیقی جائزہ" میں مولانا عبدالکریم پاریکھ کی کتاب "لغات القرآن" کا تذکرہ انگریزی اور ہندی دونوں زبانوں کی کتابوں میں کیا گیا ہے۔ لیکن اردو زبان کی کتب لغات القرآن میں اس کا ذکر نہیں ہے جبکہ یہ کتاب اصلاً اردو زبان میں لکھی گئی ہے۔ اسی طرح اردو کتابوں میں غلام احمد پرویز کی لغات القرآن کا بھی ذکر نہیں ہے۔ مولانا حمیدالدین فراہی کی کتاب مفردات القرآن کا تذکرہ عربی کتابوں میں بھی ہے اور اردو کتابوں میں بھی حالانکہ اردو زبان میں اس کا ترجمہ اب تک نہیں ہوا ہے۔

اس خصوصی اشاعت پر ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی کے ڈائرکٹر جنرل ڈاکٹر ظفر اسحاق انصاری اور مدیر مجلہ ڈاکٹر صاحب زادہ ساجدالرحمٰن مبارک باد کے مستحق ہیں۔ امید ہے علمی حلقوں میں اس کی پزیرائی ہوگی۔ (محمد رضی الاسلام ندوی)

مولانا مسعود عالم ندویؒ ۔ حیات اور کارنامے

ڈاکٹر عبدالحمید فاضلی

ناشر: مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز۔ ابوالفضل انکلیو، نئی دہلی - ۲۵

اشاعت: جولائی ۱۹۹۸ء، صفحات: ۲۵۱ قیمت ۶۰ روپئے

مولانا مسعود عالم ندویؒ (۱۹۱۰ - ۱۹۵۴ء) کا شمار بیسویں صدی عیسوی کے نصفِ اول کے عربی زبان و ادب کے اساطین میں ہوتا ہے۔ دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ کے عربی ترجمان ماہنامہ الضیاء کی ادارت کے ذریعہ انھوں نے عالم عرب کے ادباء اور صحافیوں سے اپنی علمی و ادبی صلاحیت کا لوہا منوایا تھا۔ جماعت اسلامی سے وابستگی کے بعد دارالعروبۃ للدعوۃ الاسلامیہ کا قیام، مولانا مودودی کی تحریروں کی عربی میں منتقلی اور عرب ممالک میں جماعت اسلامی کا وسیع پیمانے پر تعارف ان کی وہ عظیم خدمات ہیں جنھیں کبھی فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ ان کی وفات کے بعد ان کے رفقاء و احباب، منتسبین اور تلامذہ کے قلم سے بعض تعزیتی اور تاثراتی تحریروں کے علاوہ ۱۹۵۵ء میں مجلہ چراغ راہ کراچی نے ان پر ایک خصوصی شمارہ شائع کیا تھا۔ اس کے

علاوہ ان کی دینی، علمی اور ادبی خدمات کا کوئی جائزہ اب تک نہیں لیا جا سکا تھا۔ اللہ جزائے خیر دے ڈاکٹر عبدالحمید فاضلی لکچرر شعبۂ اسلامک اسٹڈیز مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کو جنھوں نے محنت اور خوش اسلوبی سے یہ خدمت انجام دی ہے۔ وزارت ترقی انسانی وسائل حکومت ہند کی جانب سے عربی و فارسی کی تعلیم و تدریس میں مصروف روایتی اداروں کے فارغین کو تحقیقی وظائف دیے جاتے ہیں۔ یہ علمی کام بھی اسی کے تحت انجام پایا ہے۔

یہ کتاب پانچ ابواب پر مشتمل ہے۔ باب اول میں مولانا مسعود عالم ندوی کے حالاتِ زندگی پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ باب دوم میں عربی زبان و ادب میں ان کی خدمات کا جائزہ لیا گیا ہے۔ باب سوم میں ان کے بارے میں عالمِ اسلام کے مشہور اہل علم و فضل کے تاثرات نقل کیے گئے ہیں۔ باب چہارم میں ان کی تحریروں کے آئینے میں ان کے عقائد و نظریات، سیرت و اخلاق، عشقِ رسول، عجز و انکسار، دینی غیرت و حمیّت اور تنقید نگاری کا تعارف کرایا گیا ہے۔ باب پنجم میں ان کے مکاتیب جمع کیے گئے ہیں اور باب ششم میں ان کی اہم تصانیف کا تعارفی مطالعہ پیش کیا گیا ہے۔

یہ کتاب جو بڑی حد تک مجلہ چراغ راہ کے خصوصی شمارہ کی مرہونِ منت ہے، اس کے ذریعہ مولانا مسعود عالم ندوی کی علمی و ادبی خدمات پر بڑے مرتب انداز میں اجمالی روشنی پڑتی ہے۔ اگرچہ بہت سی معلومات کی اب بھی کمی محسوس ہوتی ہے۔ ماہنامہ الضیاء کی ادارت اور دارالعروبہ کے ذریعہ مولانا مودودی کی کتابوں اور جماعت اسلامی کے لٹریچر کے عربی تراجم مولانا مسعود عالم ندوی کی علمی و ادبی خدمات کے دو جلی عناوین ہیں۔ لیکن دونوں کے بارے میں معلومات بہت تشنہ ہیں۔ الضیاء میں کون کون سے کالم تھے؟ اور کن موضوعات پر مقالات شائع ہوتے تھے؟ مولانا مسعود عالم ندوی کے ان میں کتنے مقالات شائع ہوئے؟ مقالات کے علاوہ ان کی اور کون کون سی تحریریں اس مجلہ کی زینت بنیں؟ اسی طرح دارالعروبہ کے تحت مولانا مرحوم نے کن کن کتابوں کا خود ترجمہ کیا اور کن کتابوں کے دوسروں نے ترجمے کیے اور مولانا نے نظر ثانی اور اصلاح کی خدمت انجام دی؟ ان سوالات کا ہمیں مطلق جواب نہیں ملتا۔ کتاب میں جا بجا اس کا ذکر تو ہے کہ الضیاء کے علاوہ عالمِ عرب کے مختلف مجلات مثلاً الفتح، المسلمون، الزہراء، الدعوۃ اور منبر الشرق وغیرہ میں مولانا کے عربی مقالات

شائع ہوئے ہیں۔ لیکن وہ کون سے مقالات ہیں ان کا علم نہیں ہو پاتا۔ کتاب کے آخر میں مولانا کے مطبوعہ مضامین کی بڑی ناقص فہرست مرتب کی گئی ہے۔ مولانا کے حالاتِ زندگی کے ضمن میں ان کی عائلی زندگی پر مطلق روشنی نہیں پڑتی۔ ص۱۵۴ پر ان کے مکاتیب کے ضمن میں دو خطوط کا عکس دیے جانے کا تذکرہ ہے مگر عکس موجود نہیں ہے۔ ص۸۵ پر مولانا محمد ناظم ندوی کو محمد نظام ندوی لکھا گیا ہے۔ اسی طرح ایک ہی نام ص۹۰ پر محمد کاظم سباق اور ص۱۷۷ پر محمد ناظم سباق درج ہے۔ ص۱۷ پر درج آیت کا ترجمہ غلط ہے۔ مولانا محمد ارتضاء الدین حاذق ضیائی اور جناب محمد ارشد نے کتاب پر نظرِ ثانی اور ادارت کی خدمت انجام دی ہے لیکن بعض اقتباسات کی تکرار اور کہیں کہیں زبان و بیان کے سقم کو دیکھتے ہوئے مزید توجہ اور اصلاح کی ضرورت کا احساس ہوتا ہے۔

امید ہے آئندہ اشاعت کے موقع پر یہ خامیاں دور کر لی جائیں گی۔ (محمد رضی الاسلام ندوی)

مولانا سید جلال الدین عمری کی ایک اہم تصنیف

اسلام میں خدمتِ خلق کا تصور

خدمتِ خلق کا صحیح تصور۔ غلط تصورات کی تردید۔ خدمتِ خلق کا اجر و ثواب۔ خدمت کے مستحقین۔ وقتی خدمات۔ رفاہی خدمات۔ خدمت کے لیے انفرادی و اجتماعی جدوجہد۔ موجودہ دور میں خدمت کے تقاضے اور ان پر عمل کی شکلیں۔ مصنف کے جاندار قلم نے ان تمام گوشوں کو نکھار دیا ہے۔ صفحات: ۱۷۶ قیمت: ۳۰ روپیے

وقت کے اہم موضوع پر اس پہلی مستند کتاب کا انگریزی ترجمہ

THE CONCEPT OF SOCIAL SERVICE IN ISLAM

کے عنوان سے شائع ہو چکا ہے

صفحات: ۱۶۵ —————— قیمت: ۵۰ روپیے

ملنے کا پتہ: مکتبہ تحقیق و تصنیف اسلامی، پان والی کوٹھی، دودھپور، علی گڑھ